روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۲۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۶-۴۱ | منگل ۹ جمادی الثانی ۱۴۱۲ھ، ۱۷ فتح ۱۳۷۰ ہش، ۱۷ دسمبر ۱۹۹۱ء | نمبر ۲۸۴

خدا کا احسان ہے کہ اس نے کچھ پیش کرنے کی توفیق دی

"وہ لوگ جو عجز سے ساتھ قربانی کرتے ہیں جن کے دل میں شکریہ پیدا ہوتا ہے وہ جانتے ہیں کہ سب کچھ خدا کی عطاء ہے۔ ہم نے جو کچھ واپس کیا اس کا بہت تھوڑا واپس کیا جو اس نے ہمیں دیا تھا۔ اس نے ہمارا احسان نہیں ہے۔ خدا کا یہ بھی احسان ہے کہ اس نے ہمیں دیا اور یہ بھی احسان ہے کہ اس میں سے کچھ اس کے حضور پیش کیا"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"توبہ کے معنی ہی یہ ہیں کہ گناہ کو ترک کرنا اور خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا۔ بدی چھوڑ کر نیکی کی طرف آگے قدم بڑھانا۔ توبہ ایک موت کو چاہتی ہے جس کے بعد انسان زندہ کیا جاتا ہے اور پھر نہیں مرتا۔ توبہ کے بعد انسان ایسا بن جاوے کہ گویا نئی زندگی پاکر دنیا میں آیا ہے نہ اس کی وہ چال ہو نہ اس کی وہ زبان نہ ہاتھ نہ پاؤں۔ سارے کا سارا نیا وجود ہو جو کسی دوسرے کے ماتحت کام کرتا ہوا نظر آجاوے۔ دیکھنے والے جان لیں کہ یہ وہ نہیں یہ تو کوئی اور ہے۔" (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۴۶)

"خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم کبھی تم کو مال سے یا جان سے یا اولاد یا کھیتوں وغیرہ کے نقصان سے آزمایا کریں گے مگر جو ایسے وقتوں میں صبر کرتے اور شاکر رہتے ہیں تو ان لوگوں کو بشارت دو کہ ان کے واسطے اللہ تعالیٰ کی رحمت کے دروازے کشادہ اور ان پر خدا کی برکتیں ہوں گی جو ایسے وقتوں میں کہتے ہیں۔ (۔) یعنی ہم اور ہمارے متعلق کل اشیاء یہ سب خدا ہی کی طرف سے ہیں اور پھر آخر کار ان کا لوٹنا خدا ہی کی طرف ہے۔ کسی قسم کے نقصان کا غم ان کے دل کو نہیں کھاتا۔ اور وہ لوگ مقام رضا میں بود و باش رکھتے ہیں۔ ایسے لوگ صابر ہوتے ہیں اور صابروں کے واسطے خدا تعالیٰ نے بے حساب اجر رکھے ہوئے ہیں۔" (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۵۰)

درخواستِ دعا

مکرم محمد حسین صاحب چیمہ (اگیانی) آف لندن کو جو ان دنوں مدرسۃ الحفظ ربوہ میں قرآن کریم حفظ کر رہے تھے، موٹر سائیکل کے ساتھ حادثہ میں چوٹیں آئی ہیں۔ اب پہلے کی نسبت افاقہ ہے تاہم چلنے پھرنے میں دقت ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ ان کی کامل شفا یابی کے لئے دعا کریں۔

نادار اور یتیم بچوں کی تعلیم کے لئے شعبہ امداد طلبہ کے لئے عطایا

نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے شعبہ امداد طلبہ سے مستحق، نادار اور یتیم طلبہ و طالبات کو تعلیمی وظائف دیئے جاتے ہیں۔ یہ شعبہ مشروط بآمد کے طور پر ہے۔ اس کے اخراجات عطیات اور صدقات کے ذریعہ پورے کئے جاتے ہیں۔ جماعت کے صاحبِ حیثیت اور مخیر احباب سے گذارش ہے کہ وہ عطیات اور صدقات کی رقوم براہِ راست بنام نگران امداد طلبہ یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد امداد طلبہ بھجوائیں۔ (ناظر تعلیم)

"میرے خطبے میرے الفاظ میں جماعت کے افراد تک پہنچائے جائیں"

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک اہم ارشاد

"جماعت کی عدم تربیت کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ ساری جماعت تک آئمہ کے خطبے نہیں پہنچتے۔ میں جب زور دیتا ہوں کہ میرے لفظوں میں جماعت تک یہ آواز پہنچایا کرو تو مجھے ذرا بھی اپنے خطبے پڑھوانے کا شوق نہیں ہے۔ (ہم اس سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں)۔

اگر یہ (اللہ کی پناہ) دکھاوا ہے تو میں اس دکھاوے پر لعنت ڈالتا ہوں مگر میں جانتا ہوں، میرا دل جانتا ہے کہ بڑی محنت کے ساتھ، بڑے سوچ بچار اور دعاؤں کے ساتھ میں ایک تربیت کا پروگرام بناتا ہوں۔ مِنٹوں اسی پروگرام پر وقت خرچ کرتا ہو، اور میرا دل چاہتا ہے کہ ہر احمدی میری آواز میں میری بات خود سن لے۔ اگر (اردو) نہیں سمجھ سکتا تو اس کے ترجمے اس تک پہنچ جائیں اور ان ترجموں کو سن کر وہ فائدہ اٹھائے کیونکہ وہ

باقی صہ۴ پہ

کامیابی کے لئے اللہ تعالیٰ پر توکل ضروری ہے

اقتباس از خطبہ جمعہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث (اللہ تعالیٰ کی رحمتیں ہمیشہ آپ پر نازل ہوں)

"عزم کے عملی حصے میں دوسری خرابی یہ پیدا ہو سکتی ہے کہ مثلاً انسان کسی کام کے متعلق یہ پختہ ارادہ کرتا ہے کہ میں نے یہ کام کر کے چھوڑنا ہے۔ میں اس کے لئے توجہ بھی دوں گا۔ میرے پاس اس کی تکمیل کے لئے بڑے سامان موجود ہیں۔ غرض وہ اپنے دل میں کہتا ہے میں یہ کام کروں گا۔ میں وہ کروں گا۔ مگر اللہ تعالیٰ کا خانہ خالی رہ جاتا ہے۔ حالانکہ انسانی عزم کی کامیابی کے لئے اللہ تعالیٰ پر توکل بھی بڑا ضروری ہے۔ انسان جب بھی کسی کام کا عزم کرے تو اسے چاہیئے کہ وہ اپنی طاقت یا اپنے علم یا اپنی خواہش یا اپنے بلند ارادے یا اپنے سامانوں پر بھروسہ نہ کرے۔ بلکہ عاجزانہ راہوں کو اختیار کرتے ہوئے محض خدا تعالیٰ اور اس کی صفات پر توکل رکھے۔ اور اسکی طاقتوں

باقی صہ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ

قیمت
پندرہ روپے

۱۷ فتح ۱۳۷۰ ہش — ۱۷ دسمبر ۱۹۹۱ء

امارت اور عزت

لوگ امارت اور عزت کا تجزیہ کرتے ہیں تو عام طور پر۔ بلکہ ہمیشہ۔ ان کی نظر مال و زر پر پڑتی ہے۔ کسی کے پاس کیا کچھ ہے۔ روپیہ پیسہ کتنا ہے۔ جائیداد کتنی ہے۔ جائیداد میں زمین اور مکانات شامل کئے جاتے ہیں۔ تجارت کی کیا کیفیت ہے۔ کاروبار ہے تو کیسا ہے۔ یہ ہیں وہ باتیں جن کی کثرت امارت کہلاتی ہے۔ اور جن کا فقدان غربت کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ امیر افسردہ و دل برداشتہ ہو اور غریب خوش اور مطمئن۔

حقیقت یہ ہے کہ امارت اور عزت بذاتِ خود کوئی معنی نہیں رکھتیں۔ اصل مقصد ان سے حاصل کئے جانے والا نتیجہ ہونا چاہیئے۔ اگر امارت اطمینان بخش ہے اور دل کو خوش رکھتی ہے اور لوگوں کے دلوں میں عزت کے ساتھ جاں گزیں کرتی ہے تو امارت بابرکت ہے اور بہت اچھی بات ہے۔ لیکن اگر امارت اطمینان سے محرومی پر منتج ہو۔ ہر وقت چوروں اور ڈاکوؤں کا خطرہ ہر وقت دوسرے لوگوں کی طرف سے حملہ کا ڈر۔ تو ایسی امارت کو دور ہی سے سلام۔

عزت میں بھی انسان خوش رہ سکتا ہے۔ سوچ کا زاویہ بدلنے والی بات ہے۔ جو شخص اپنی عزت کے ساتھ دوسروں کے کام آتا ہے۔ خدمت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہے کہ اسے نیکی کرنے کا موقع ملا۔ وہ نہایت خوش قسمت ہے اور ایسی عزت بابرکت ہے اور اس سے کوئی ذہنی پریشانی لاحق نہیں ہوتی۔

امارت اور عزت سے خوش آئند نتیجہ کیسے حاصل کیا جاتا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ حکمت سے۔ اگر امارت کو حکمت سے استعمال کیا جائے تو وہ بابرکت۔ اور اگر عزت کو حکمت سے استعمال کیا جائے تو وہ بابرکت۔ اور حکمت کا مطلب یہ ہے کہ ہر کام اور ہر بات وقت کے مطابق۔ اصول کے مطابق۔ تقویٰ کے مطابق۔ اللہ تعالیٰ کے خوف اور اس کی محبت کے پیشِ نظر ہو تو یہ حکمت ہے۔ اگر غریب کے پاس حکمت ہے تو وہ امیر سے زیادہ بہتر زندگی بسر کر سکتا ہے اور اگر امیر کے پاس حکمت ہو تو اس کی زندگی کو کوئی خطرہ نہیں۔ اس ساری بات کا ایک اور پہلو بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ حکمت اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ نے اسے خیرِ کثیر کہا ہے۔ یعنی خیر اور اچھائی کی زیادتی۔ یہ ایسی خیر کثیر۔ یا زرِ کثیر ہے۔ کہ اگر نظر نہ بھی آئے تو اس کے نتیجہ سے انسان محروم نہیں رہتا۔

حضرت امام جماعت الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں: "جسے خدا تعالیٰ کی طرف سے حکمت دی جائے اسے گویا خیر کثیر عطا ہو گئی۔ یعنی اسے زرِ کثیر عطا کیا گیا۔ کثرت سے مال دے دیا گیا۔ تو حکمت کو خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں زرِ کثیر کے طور پر پیش کیا گویا حکمت کی کمی غربت ہے اگر حکمت کثرتِ مال پر دلالت کرتی ہے تو حکمت کی کمی غربت پر دلالت کرتی ہے۔"

حقیقت یہ ہے کہ ہمیں امارت اور عزت کو بھول کر اللہ تعالیٰ سے حکمت مانگنی چاہیئے۔ جو حقیقی امارت ہے۔ نہ کہ دنیاوی امارت جو خطرات کی آماجگاہ ہوتی ہے۔

ہر ایک کروٹ ہے اک تغیّر، ہر اک تغیّر پہ سوچنا ہے
کہ ہم بلندی پہ جا رہے ہیں کہ پستیاں ہیں مقام اپنا
ہمیں رکوع و سجود دیتے ہیں زندگی کا نیا حوالہ
عجیب سے بھی عجیب تر ہے عبادتوں کا نظام اپنا

ابوالاقبال

○

تیری ہی یاد دل سے لگائے ہوئے ہیں ہم
ناموسِ ننگ و نام مٹائے ہوئے ہیں ہم

دنیا کو ہم سنائیں گے حق بات برملا
رسمِ تکلّفات اٹھائے ہوئے ہیں ہم

دستِ جنوں سے دامنِ تمکیں ہے تار تار
ہر وضعِ احتیاط بھلائے ہوئے ہیں ہم

آغا کی بزم میں نہیں وہ دورِ آسماں
جس دورِ آسماں کے ستائے ہوئے ہیں ہم

زیرِ مژہ ہے موجِ نظر آنکھ بند ہے
آجائیے کہ پردہ گرائے ہوئے ہیں ہم

بے وجہ بے قرار نہیں کچھ تو سوچ کر
سرمایۂ شکیب لٹائے ہوئے ہیں ہم

اے روشنی کے شہر یہ مت پوچھ کس لئے
اپنا چراغ آپ بجھائے ہوئے ہیں ہم

کیا پوچھتے ہو دوستو ہم سے یہ ماجرا
کیوں حاصلِ حیات لٹائے ہوئے ہیں ہم

باوصفِ غم تبسّمِ رنگیں لبوں پہ ہے
کانٹوں کو موجِ گل میں چھپائے ہوئے ہیں ہم

معلوم ہے ہمیں بھی مقامِ خودی مگر
اعجاز سر کو پھر بھی جھکائے ہوئے ہیں ہم

سعید احمد اعجاز

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔
"پس جہاں تک تم سے ہو سکتا ہے اس اقرار اور عہد کی رعایت کرو اور ہر قسم کے گناہوں سے بچتے رہو۔ پھر اس اقرار پر قائم اور مضبوط رہنے کے واسطے اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتے رہو۔ وہ یقیناً تمہیں تسلی اور اطمینان دے گا۔ اور تمہیں ثابت قدم کرے گا کیونکہ جو شخص سچے دل سے خدا تعالیٰ سے مانگتا ہے اسے دیا جاتا ہے۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت فضل عمر۔ اللہ آپ سے ہمیشہ راضی رہے۔

کمیونزم

کمیونزم کے دعویٰ مساوات کے متعلق بعض حل طلب سوالات۔

انڈسٹری کے متعلق یہ حل طلب سوال ہے کہ کیا ہر انڈسٹری میں ایک سا کام ہے۔ کوئلہ کی کان میں اور قسم کا کام ہے اور دوکان میں بیٹھنے کا اور کام ہے۔ پھر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ درزی کو اور سرمایہ کی ضرورت ہے۔ اور جوہری کو اور کی۔ اس کا کمیونزم میں کیا حل سوچا گیا ہے۔ کیا دوکانوں کا سرمایہ سب حکومت کا ہوتا ہے اور وہاں کی سب تجارت حکومت کے ہاتھ میں ہے؟ پھر یہ بھی سوال ہے کہ اچھے اور برے ڈاکٹر اور اچھے اور برے وکیل کی فیس ایک ہی ہے۔ یا ان میں اختلاف ہے؟ اگر اختلاف ہے تو کیوں؟ اگر نہیں تو سوال یہ ہے کہ کیا سب لوگ اچھے ڈاکٹر کے پاس جاتے ہیں؟ اگر جاتے ہیں تو بہر حال وہ سب کا علاج نہیں کر سکتا۔ پھر وہ کیا کرتا ہے۔ یا سب لوگ اچھے وکیل کے پاس جاتے ہیں؟ اگر جاتے ہیں تو وہ سب کے مقدمات نہیں لڑ سکتا۔ اگر سب مقدمات نہیں لیتا تو وہ ان کا انتخاب کسطرح کرتا ہے؟ ایسے ہی بیسیوں سوالات ہیں جن پر غور کرنے سے مساوات کا حقیقی علم حاصل ہو سکتا ہے۔ ان سوالات کے بغیر حقیقی مساوات کا علم ناممکن ہے مگر ان کے معلوم کرنے کا ہمارے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے اور جب تک ان باتوں کا جواب مہیا نہ کیا جائے کمیونزم کے حامی مساوات کا دعویٰ کرنے میں غلطی کرتے ہیں۔

صحیح اقتصادی نظام

ان تمام باتوں پر غور کرنے کے بعد میں سمجھتا ہوں ہر عقلمند انسان اس نتیجہ پر ہی پہنچے گا کہ اصل اقتصادی نظام وہی ہے جو مذہب کے لئے گنجائش رکھے۔ کیونکہ تھوڑے عرصے تک اثر انداز ہونے والی اقتصادیات کو قربان نہیں کیا جا سکتا اور اقتصادی نظام وہی اچھا ہے جسمیں ہر فرد کی ضروریات کو پورا کرنے کا سامان ہو۔ مگر اسکے ساتھ ہی ایک حد تک فردی ترقی کا راستہ بھی کھلا ہو۔ تاکہ نیک رقابت پیدا ہو اور بری رقابت کچلی جائے۔

اصل بات یہ ہے کہ کمیونزم ایک ردِ عمل ہے۔ لمبے ظلم کا۔ اسی وجہ سے یہ ظلم کے علاقوں میں کامیاب ہے۔ لیکن امریکہ اور انگلستان وغیرہ میں کامیاب نہیں اسیطرح نیشلسٹ اور سوشلسٹ علاقوں میں بھی کامیاب نہیں۔ کچھ عرصہ ہوا امریکہ کے ایک اخبار نے مزدوروں سے یہ سوال کیا کہ تم اپنے آپ کو کیپیٹلسٹ سمجھتے ہو یا مڈل کلاس میں سے سمجھتے ہو یا غریب کلاس میں سے سمجھتے ہو۔ اس سوال کے جواب میں اکثر جوابات میں یہ کہا گیا کہ ہم اپنے آپ کو مڈل کلاس میں سے سمجھتے ہیں۔ اس کے معنے یہ ہیں کہ امریکہ کے مزدور کو یہ خیال بھی نہیں آتا کہ وہ غرباء میں سے ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کمیونزم امریکہ میں انگلستان سے بھی زیادہ ناکام رہا ہے۔ کیونکہ وہاں دولت بہت زیادہ ہے۔ اور دولت کی کثرت کی وجہ سے مزدوروں میں یہ احساس ہی پیدا نہیں ہوتا کہ وہ غریب ہیں۔ یا انہیں اپنے لئے کسی ایسے نظام کی ضرورت ہے جو ان کی اس تکلیف کو دور کر سکے۔ جس کا روٹی یا کپڑے کے ساتھ تعلق ہوتا ہے۔

پس اصل علاج یہی ہے کہ۔

۱۔ دینِ حق کی تعلیم کے ماتحت غرباء کو ان کا حق دیا جائے اور

۲۔ امیدوں اور امنگوں کو بڑھا دیا جائے جیسے جرمنی اور اٹلی نے اپنے ملک کے لوگوں کو روپیہ نہیں دیا لیکن اس نے انکی امنگوں کو بڑھا دیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ اپنے آپ کو غالب اور فاتح اقوام میں سے سمجھنے لگے ترقی کے لئے امنگ کا پیدا ہونا نہایت ضروری ہوا کرتا ہے۔ جس قوم کے دلوں میں سے امنگیں مٹ جائیں اسکی امیدیں مر جائیں اسکے جذبات سرد ہو جائیں۔ اور غرباء کے حقوق کو بھی وہ نظر انداز کر دے اس قوم کی تباہی یقینی ہوتی ہے۔

غرباء کی ضروریات کے متعلق امیروں کا فرض

پس ہمارے ملک کے امراء کو چاہیئے کہ وہ وقت پر اپنی ذمہ داری کو سمجھیں اور ان حقوق کو ادا کریں۔ جو ان پر غرباء کے متعلق عائد ہوتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ کمیونزم کا پیدا ہونا ایک سزا ہے ان لمبے مظالم کی جو امراء کی طرف سے غرباء پر ہوتے چلے آئے تھے لیکن اب بھی وقت ہے کہ وہ اپنی اصلاح کر لیں۔ اور توبہ سے اپنے گذشتہ گناہوں کو دور کرنے کی کوشش کریں۔ اگر وہ اپنی مرضی سے غرباء کو اپنے حقوق ادا نہیں کریں گے تو خدا اس سزا کے ذریعے ان کے اموال ان سے لے لے گا۔ لیکن اگر وہ توبہ کرینگے اور اپنی اصلاح کی طرف متوجہ ہو جائیں گے تو یہ مہیب آفت جو ان کے سروں پر منڈلا رہی ہے اسی طرح چکر کھا کر گذر جائے گی جسطرح آندھی ایک علاقہ سے دوسرے علاقہ کی طرف اپنا رُخ موڑ لیتی ہے اب یہ تمہارا اختیار ہے کہ چاہو تو اللہ تعالیٰ کے اس محبت کے ہاتھ کو جو تمہاری طرف بڑھایا گیا ہے ادب کے ساتھ تھامو اور اپنے اموال کو غرباء کی بہبودی کے لئے خرچ کرو اور اگر چاہو تو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کو برداشت کر لو اور دولت اپنے پاس رکھو جو کچھ دنوں بعد تم سے باغیوں اور فسادیوں کے ہاتھوں چھنوا دی جائے گی۔ آخر میں میں اس امر کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ کہ کمیونزم کی ترقی اور روسی اقتصادیات پر غور کرتے وقت ہمیں ایک اور بات بھی مدِ نظر رکھنی چاہیئے۔ جو ایسے حالات میں کہی گئی ہے جب کہ روس کو دنیا میں کوئی جانتا بھی نہیں تھا۔

حقِ ملکیت میں دخل اندازی

روس زار کے زمانہ میں صنعتی ملک نہ تھا۔ بلکہ بڑے بڑے زمینداروں کا ملک تھا۔ اس لئے کمیونزم کو براہ راست تعلق زمینوں سے تھا، نہ کہ صنعت سے۔ کارل مارکس نے اگر سرمایہ داری پر کچھ لکھا ہے تو اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ جرمنی میں پلا اور وہیں کی یونیورسٹی میں اس نے تعلیم پائی۔ لینن وغیرہ نے جب اس کے فلسفے کو اپنایا تو اس کی تعلیم سرمایہ داری کو زمینداری کے طریق پر چسپاں کرنے کی کوشش کی۔ اور یہ اصول مقرر کیا کہ

۱۔ زمین حکومت کی ہے۔

۲۔ اس لئے ملک کی سب زمینوں کو لے کر اس آبادی میں جو خود زمیندارہ کام کرے زمین تقسیم کر دینی چاہئیے۔

۳۔ جس قدر زمین میں کوئی ہل چلا سکے اسی قدر زمین اس کے پاس رہنے دینی چاہیئے اس سے زائد نہیں۔

۴۔ چونکہ زمین حکومت کی ہے اس لئے اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانا ضروری ہے۔ کاشتکار چونکہ حکومت کا نمائندہ ہے اسے کاشت کے بارے میں حکومت کی دخل اندازی کو تسلیم کرنا چاہیئے۔

دینِ حق کی تعلیم جس کے اصول پہلے بتائے جا چکے ہیں۔ اس بارہ میں یہ ہے کہ زمین اللہ تعالیٰ کی ہے مگر اللہ تعالیٰ نے حقِ ملکیت کو جو جائز طور پر ہو تسلیم کیا ہے مگر اسکے ساتھ ہی یہ حکم دیا ہے کہ زمین کا مالک اپنی زمین کو اپنی اولاد میں ضرور تقسیم کرے (لڑکے کا ایک حصہ، لڑکی کا نصف حصہ اور والدین کا ۱/۳ حصہ) اور کسی ایک بچے کے پاس نہ رہنے دے۔ اگر اولاد نہ ہو تب بھی وہ ماں باپ اور بہن بھائیوں میں تقسیم ہو۔ اگر وہ بھی نہ ہوں تو اللہ تعالیٰ کی نمائندہ حکومت کے پاس وہ زمین لوٹ جائے۔ ۱/۳ سے زائد کوئی شخص اپنی جائیداد وصیت میں نہیں دے سکتا۔ لیکن یہ ۱/۳ حصہ وارثوں میں سے کسی کو نہیں دیا جا سکتا۔

کس قدر پُر حکمت یہ تعلیم ہے

۱۔ بوجہ ملکیت کو تسلیم کرنے کے ہر شخص جس کے پاس زمین ہو گی اسے بہتر طور پر کاشت کرے گا کیونکہ اس کے گذارہ کا مدار اس زمین پر ہو گا۔

۲۔ اسکے بچے یہ جانتے ہوئے کہ وہ اس زمین پر کاشت کریں گے اس فن میں مہارت پیدا کرنے کی کوشش کریں گے۔

۳۔ اگر زمین نسبتی طور پر زیادہ بھی ہو گی تو تقسیم وراثت کے ذریعہ لازماً کم ہوتی چلی جائے گی۔

۴۔ چونکہ دینِ حق زمین کو اللہ تعالیٰ کی ملکیت قرار دیتا ہے۔ اس لئے ناجائز طور پر بہت سی زمین کسی کے پاس نہیں دی جا سکتی۔

ناجائز سے مراد یہ ہے کہ دینِ حق کے سوا دوسرے نظاموں میں مفتوحہ ملکوں کی زمین بادشاہ کے ساتھیوں یا بارسوخ ہم قوموں میں تقسیم کر دی جاتی ہے۔ اسی نظام کی وجہ سے نارمنڈی کے بادشاہوں نے انگلستان، سکاٹ لینڈ اور آئرلینڈ کے بعض علاقوں کی زمینیں چند امراء میں تقسیم کر دیں۔ اور باقی سب لوگ بغیر زمین کے رہ گئے۔ حتیٰ کہ لوگوں کو مکان بنانے کے لئے بھی زمین نہ ملتی تھی۔ بلکہ پرانے قانون کے ماتحت لوگ مکانوں تک کیلئے امراء سے زمین نہ خرید سکتے تھے اور آخر لمبے مقاطعہ کی صورت میں زمینوں کی خرید و فروخت کا طریق جاری ہوا۔ لیکن پھر بھی بہت سے قصبات کی عمارتیں بڑے زمینداروں کے قبضہ میں ہیں۔ جو لوگوں کو کرایہ پر دے کر اپنا تصرف لوگوں پر قائم رکھتے ہیں۔ فرانس میں بھی اور جرمنی اور آسٹریا میں بھی۔ ایک حد تک ایسا ہی ہوا۔ اٹلی میں بھی ایک لمبے عرصے تک یہی حال رہا اور نپولین کی جنگوں کے بعد کسی قدر اصلاح ہوئی۔ یونائیٹڈ سٹیٹس امریکہ کی ترقی میں بھی بڑے بڑے زمینداروں کی ایک جماعت اسی طرح پیدا ہو گئی کہ پرانے باشندوں کی زمین کے جتنے وسیع رقبہ پر کوئی قبضہ کر سکا۔ اس نے قبضہ کر لیا۔ آسٹریلیا میں بھی

باقی صفحہ ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خالد ہدایت بھٹی ایم اے

بنکنگ — اکاؤنٹ ہولڈر کی وفات

موت فوت ہر انسان کے ساتھ لگی ہوئی ہے۔ بنک کا اکاؤنٹ ہولڈر بھی ایک دن اپنی مدتِ حیات ختم کر کے راہی ملک عدم ہو جاتا ہے۔ سارے عزیز و اقارب زمین مکان اور بنک اکاؤنٹ یہاں کے یہاں ہی رہ جاتے ہیں۔ بعض لوگوں کے اکاؤنٹ میں کافی رقوم بھی ہوتی ہیں اور لواحقین کو جہاں متوفی کا صدمۂ وفات سہنا پڑتا ہے وہاں معلومات نہ ہونے کی وجہ سے بنک اکاؤنٹ میں پڑی ہوئی رقم حاصل کرنے کے لئے خاصی مشکل آن پڑتی ہے۔ وقت بھی لگ جاتا ہے جو بعض دفعہ سال بھر یا اس سے بھی زیادہ لمبا ہو جاتا ہے۔

حسبِ عادت متوفی کے لواحقین بنک اور بنک مینجر کو کوستے ہیں کہ مطلوبہ رقم ان کے حوالے نہیں کی جاتی۔ یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ اکاؤنٹ ہولڈر کی زندگی میں اکاؤنٹ ہولڈر کی مرضی کے بغیر کوئی رقم اکاؤنٹ میں سے کسی کو نہیں دی جا سکتی۔ مرنے کے بعد اکاؤنٹ میں پڑی ہوئی رقم بھی متوفی کے ترکے کا حصہ ہے اور اس کی ادائیگی بھی اسی طرح ہوگی جس طرح کسی کے ترکے کی ہونی چاہیئے۔ یہاں تک کہ جو چیک ایک متوفی اپنی زندگی میں اپنے دستخطوں سے جاری کر چکا ہوتا ہے اور وہ وفات کی خبر بنک کو پہنچنے تک ابھی ادا نہیں ہوئے ہوتے وہ بھی اب اکاؤنٹ میں سے ادا نہیں کئے جا سکتے کیونکہ جو رقم اکاؤنٹ میں بنک کو اطلاع ملنے کے وقت موجود ہوتی ہے وہ تمام کی تمام ترکے میں شامل ہوتی ہے اکاؤنٹ ہولڈر کی وفات کے بعد اس کے تمام احکامات اور مختار نامے وغیرہ بیکار ہو جاتے ہیں۔ چیک بھی ایک حکمنامہ ہوتا ہے کہ اس چیک کے حامل کو یا جس کو وہ آرڈر کرے چیک میں درج رقم دے دی جائے۔

وفات کے بعد جتنی جلدی ممکن ہو متوفی کے اکاؤنٹس کے بارے میں گھر میں سے کاغذات مثلاً چیک بک۔ پاس بک۔ روپیہ جمع کروانے کی سلپ کے کاؤنٹر فائل وغیرہ حاصل کر لینے چاہئیں ان کی مدد سے متوفی کے اکاؤنٹ ڈھونڈنے میں آسانی ہو جاتی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ متوفی کے کئی قسم کے اکاؤنٹ ایک ہی بنک میں ہوں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اکاؤنٹس ایک سے زیادہ بنکوں میں ہوں۔ گھر میں پڑے ہوئے کاغذات سے اس بات کا سراغ لگایا جا سکتا ہے کہ کس بنک میں کس قسم کا اکاؤنٹ ہے۔ وفات پر اگر ہسپتال میں ہو تو ہسپتال والوں کی طرف سے ACKNOWLEDGEMENT DEATH CERTIFICATE جاری کیا جاتا ہے جس کی بنا پر کارپوریشن یا میونسپل دفاتر میں وفات کا اندراج کرانا پڑتا ہے اور وہاں سے بھی ایک DEATH CERTIFICATE جاری ہوتا ہے جسے عام زبان میں صرف پرچی کہا جاتا ہے۔ جب کسی اکاؤنٹ ہولڈر کی وفات ہو جائے تو گھر کے کسی معتبر آدمی یا محلے کے کسی معتبر آدمی کو متعلقہ بنک یا بنکوں میں جو بھی صورت ہو ذاتی طور پر بھیجنا چاہیئے اگر ذاتی طور پر نہ جا سکیں تو یہ کام بذریعہ ڈاک بھی ہو سکتا ہے۔ بنک میں جا کر تحریری اطلاع دی جاتی ہے کہ فلاں صاحب جن کا اکاؤنٹ آپ کے پاس ہے وفات پا گئے ہیں۔ بہتر یہ ہوتا ہے کہ ایسی اطلاع دیتے وقت اس اطلاع کی وصولیابی کی بنک والوں سے حاصل کر لی جائے یا اطلاع والی چٹھی کو INWARD DAK کے رجسٹر میں درج کروا کر اس کا نمبر اور تاریخ حاصل کر لی جائے۔ بنک والے اس چٹھی کی وصولیابی کا وقت بھی چٹھی پر نوٹ کر لیں گے اور متوفی کے اکاؤنٹ والے صفحے پر جلی حروف سے اس کی وفات کے بارے میں نوٹ کر لیں گے۔ نیز جس شخص نے اطلاع دی ہے اس کا نام پتہ بھی وہیں نوٹ کر لیں گے۔ اس نوٹنگ کے بعد کسی قسم کا لین دین اس اکاؤنٹ میں نہیں ہو سکتا۔ اگر کوئی ایسا معتبر آدمی اس وقت میسر نہ ہو جس کی اطلاع پر بنک والے یقین کر لیں تو ایسی صورت میں "پرچی" یا DEATH CERTIFICATE کی مصدقہ فوٹو کاپی چٹھی کے ہمراہ لگانا ضروری ہوتا ہے۔

عام حالات میں بنک اس بات کا پابند ہے کہ کسی اکاؤنٹ ہولڈر کے اکاؤنٹ کے بیلنس وغیرہ کی انفارمیشن کسی کو نہ دے سوائے اکاؤنٹ ہولڈر یا جس کو وہ اختیار دے لیکن وفات کی صورت میں بنک والے متوفی کے لواحقین سے تعاون کرتے ہیں۔ اور متوفی کے اکاؤنٹ میں موجود رقم۔ اور اگر لاکر یا سیف ڈیپازٹ ہے اس کی تفصیل اور اگر متوفی نے بنک سے قرضہ لیا ہوا ہے تو اس کی تفصیل بھی بتا دیتے ہیں۔

اب جو بھی ترکہ ہے وہ ملک کے ترکے کے قانون کے مطابق ہی لواحقین میں تقسیم ہونا ہے اور بنک اس بات کا ذمہ دار ہے کہ مکمل تحقیقات کر کے علم حاصل کرے کہ کون کون لوگ ترکے میں حصہ دار ہیں اور کتنا کتنا کسی کا حصہ ہے۔ اگر متوفی کے ترکے پر اسلامی قوانین لگتے ہیں تو وہ لگائے جائیں گے اور اگر وہ ہندو۔ پارسی یا عیسائی ہے تو ان کے قانون کے مطابق ترکہ دیا جائے گا۔

تمام لواحقین مل کر ایک درخواست بنک کو دیں گے اور ساتھ اس کے "پرچی" یا DEATH CERTIFICATE کی مصدقہ نقل لگائیں گے اور درخواست کریں گے کہ بنک متوفی کے اکاؤنٹ کی رقم اور لاکر وغیرہ اگر کوئی ہو تو اس میں جمع شدہ اشیاء ان سب کے حوالے اجتماعی طور پر کر دے اگر تو اکاؤنٹ کی رقم بہت معمولی ہے اور ساتھ لاکر وغیرہ کچھ نہیں تو بنک کا مینجر اپنی تسلی کر لینے کے بعد کہ واقعی اور کوئی پس ماندگان میں سے ترکے کا وارث نہیں ہے خود اپنی اتھارٹی پر وہ رقم ادا کر دیتا ہے۔ اور اگر رقم زیادہ ہو۔ یا دو تین بنکوں میں ہو یا لاکر وغیرہ بھی ہوں جس کی تفصیلات کا بنک کو قطعاً علم نہیں ہوتا کہ اس میں کس مالیت کے زیورات یا پرائز بانڈ یا دیگر قیمتی تمسکات یا کاغذات پڑے ہیں تو ایسی صورت میں برانچ مینجر ان کو کہے گا کہ آپ عدالت سے وراثت کا سرٹیفکیٹ یعنی SUCCESSION CERTIFICATE حاصل کر لیں۔ یہ سرٹیفکیٹ عام طور پر عدالت سے ایک ڈیڑھ ماہ کے اندر مل جاتا ہے اور کسی وکیل کے ذریعہ لینا آسان ہوتا ہے SUCCESSION CERTIFICATE صرف رقوم اور لاکر وغیرہ کے بارے میں ہوتا ہے۔ متوفی کی IMMOVABLE PROPERTY کے بارے میں نہیں ہوتا۔ اس سرٹیفکیٹ میں تمام حصہ داروں کے نام اور ان کا حصہ درج ہوتا ہے جس کے مطابق بنک والے ادائیگیاں کر دیتے ہیں۔ عام طور پر تمام حصہ دار جو اس ملک کے یا دنیا کے دوسرے ممالک میں مقیم ہوتے ہیں ان کی سہولت کی خاطر تمام وارثان اپنے میں سے کسی ایک وارث کو نامزد کر دیتے ہیں کہ ساری رقوم یا لاکر وغیرہ کی اشیاء مذکورہ وارث کو دے دی جائیں۔

ان سب مشکلات سے بچنے کا بھی ایک طریقہ ہے اور وہ یہ ہے کہ ہر اکاؤنٹ جائنٹ کھولا جائے۔ جہاں تک رقم نکلوانے یا لاکر وغیرہ کھولنے کا تعلق ہے ان کے بارے میں جس قسم کی ہدایات بنک کو دی جائیں گی انہی کے مطابق OPERATION ہوگا یعنی جائنٹ اکاؤنٹ کھولنے والے دونوں مل کر OPERATE کریں اور کسی ایک کی وفات کی صورت میں جو دونوں میں سے پس ماندہ ہو وہ OPERATE کرے یا دونوں میں سے کوئی بھی کرے اور موت کی صورت میں جو پس ماندہ ہو وہ OPERATE کرے۔ اس طرح جائنٹ اکاؤنٹ کی صورت میں پس ماندہ شخص بغیر کسی تردد یا مشکل کے یا SUCCESSION CERTIFICATE کے اکاؤنٹ یا لاکر وغیرہ کو اسی طرح OPERATE کرے گا جس طرح وہ متوفی کی زندگی میں کر سکتا تھا یا جو ہدایات اکاؤنٹ کھولنے والے فارموں میں درج ہوتی ہیں۔

جائنٹ اکاؤنٹ دو سے زیادہ افراد کے نام بھی کھولے جا سکتے ہیں۔ غرض جائنٹ اکاؤنٹ کی صورت میں ایک شخص کی وفات کے بعد پس ماندہ اکاؤنٹ ہولڈر کو کسی قسم کی پریشانی یا دقت نہیں ہوتی۔

بقیہ: صـ۱ سے آگے

الفاظ دل کی گہرائی سے نکلتے ہیں۔ خواہ فصاحت و بلاغت کے لحاظ سے ان میں کیسے ہی نقص کیوں نہ ہوں لیکن بڑا فرق ہے اور سچے دل کے درد سے جو بات اٹھتی ہے، اس کا اور اثر ہوتا ہے۔ مگر بعض امراء ایک مخفی تکبر کی وجہ سے اس طرف توجہ نہیں دیتے۔ چنانچہ بعض عہدیدار جو سلسلے کے مربی ہیں اور انہی کو امیر مقرر کیا گیا ہے یا عہدے دیئے گئے ہیں۔ تو سب سے پہلے ان پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ ان باتوں پر عمل کریں لیکن مخفی تکبر سے مراد یہ ہے کہ ان کو پتہ [illegible] کہ وہ متکبر ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ (امام) وقت کی بات پہنچ گئی، ٹھیک ہے ہم جو اس کا خلاصہ تیار کر دیتے ہیں، بس وہی کافی ہے اور ہم نے بات پہنچا دی اور فرض پورا کر دیا۔ اس کے نتیجہ میں کئی نسلیں تباہ ہو سکتی ہیں۔ ان کو یہ پتہ نہیں کہ وہ کتنا بڑا بوجھ اٹھا رہے ہیں۔ کتنی بڑی ذمہ داری قبول کر رہے ہیں"۔

(فرمودہ: ۶ ستمبر ۱۹۹۱ء)

بقیہ: صـ۳ سے آگے

ایسا ہوا اور کینیا کالونی میں بھی اسی طرح ہوا کہ بعض انگریزوں نے لاکھ لاکھ ایکڑ پر قبضہ کر لیا اور پرانے باشندوں کو محروم کر دیا۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ـــــ نون ۔ سین

لیبیا کی پریشانی

لیبیا اور امریکہ (اس کے ساتھ برطانیہ اور فرانس بھی شامل ہو گئے ہیں) کا ہوائی جہاز کے حادثے کا مسئلہ گھمبیر ہی ہوتا چلا جا رہا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ لیبیا کی بھی سر توڑ کوشش یہ ہے کہ دوسرے لوگ بیچ میں پڑ کر معاملے کو ختم کروا دیں۔ وہ کبھی ادھر دیکھتا ہے کبھی ادھر۔ عرب لیگ سے بھی بات کی گئی ہے۔ اور اقوام متحدہ سے بھی کہا گیا ہے کہ وہ ثالثی کروا کر فیصلہ کروا دے۔ اس کے ساتھ ہی لیبیا نے یہ بھی کہا ہے کہ ثالثی کروانے کی تجویز کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ لیبیا اس بات کا اعتراف کرتا ہے۔ کہ اس حادثے میں وہ ملوث ہے۔ مقصد صرف یہ ہے کہ چونکہ امریکہ، برطانیہ اور فرانس آپس کے گٹھ جوڑ سے لیبیا پر کسی نہ کسی طرح حملہ کرنا چاہتے ہیں۔ اس لئے تیسری کوئی طاقت اس معاملے میں پڑے اور فیصلہ کروا دے۔

لیبیا نے یہ بھی کہا ہے کہ اگر اقوام متحدہ نے کوئی فیصلہ کیا تو وہ پوری طرح سے اس کی پابندی کرے گا۔ عرب لیگ سے کہا گیا ہے کہ وہ ایک فوری میٹنگ بلا کر اس معاملے کو زیر بحث لائے۔ عرب لیگ جس کے اکیس ممبر ہیں۔ نے دونوں طاقتوں یعنی برطانیہ اور امریکہ سے کہا ہے کہ وہ اس سلسلے میں کوئی فوجی کارروائی کرنے سے گریز کریں۔ اور لیگ اور اقوام متحدہ دونوں مل کر ایک غیر جانبدار کمیٹی مقرر کر دیں۔ لیگ نے یہ بھی کہا ہے کہ امریکہ کو اس بات کا حق حاصل نہیں ہے کہ وہ لیبیا کے باشندوں کو لیبیا کے باہر طلب کرے یہ نہیں ہو سکتا کہ وہ خود ہی مقدمہ کرنے والے ہوں۔ خود ہی منصف ہوں اور خود ہی پولیس کا کردار ادا کریں۔ لیبیا نے کہا ہے کہ اقوام متحدہ اگر اس سلسلے میں تحقیقات کرنی چاہے تو وہ اپنے تعاون کا ہاتھ بڑھائے گا۔

لیبیا کے حکام نے اس بات پر امید کا اظہار کیا ہے کہ یہ معاملہ سلجھ جائے گا۔ انہیں اس بات کی امید ہے کہ آخر کار برطانیہ اور امریکہ لیبیا پر فوجی حملہ کرنے سے گریز کریں گے اور ہم ہر ممکن کوشش کریں گے کہ ایسی کوئی بات نہ ہو جس سے فوجی کارروائی کا موقعہ پیدا ہو۔ امریکہ اور برطانیہ نے فوجی کارروائی کے علاوہ اس بات کے امکان کا اظہار کیا ہے کہ لیبیا کے خلاف اقتصادی پابندیاں عائد کر دی جائیں۔

عورتوں کی اڑان

لندن میں اس بات کا اعلان کیا گیا ہے کہ آئندہ لڑائی کے دوران خواتین کو بھی فائیٹنگ جٹس یعنی لڑنے والے جنگی جہاز اڑانے کی اجازت ہو گی۔ یہ بات وزارت دفاع نے بتائی ہے۔ اگرچہ ساتھ ہی یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ کب پہلی عورت ایسا کر سکے گی۔ ابھی تو ایسی عورتوں کو نہ بھرتی کیا گیا ہے نہ ان کی تربیت کا موقعہ آیا ہے۔

برطانوی وزیر نے کہا کہ عورتوں کو جو یہ اجازت دی گئی ہے کہ وہ لڑائی کے ایام میں جنگی جہاز اڑا سکیں گی یہ حکومت کی اس مہم کے سلسلے میں ایک کڑی ہے جو فوج میں عورتوں اور مردوں میں امتیاز کو ختم کرنے کے لئے شروع کی جا چکی ہے جہاں تک بحری بیڑے کا تعلق ہے وہاں عورتوں کو ابھی تک ہیلی کاپٹر اڑانے کی اجازت نہیں ہے۔ امریکہ نے گذشتہ مہینے اس پابندی کو ختم کر دیا جو عورتوں کو بحری بیڑے میں شامل ہو کر ہوائی جہاز اڑانے پر لگی ہوئی تھی۔ البتہ ایک کمیشن مقرر کر دیا گیا ہے۔ جو اس بات پر غور کرے گا کہ کیا لڑائی کے ایام میں عورتوں کو ایسا کرنے کی اجازت دی جائے کہ نہ دی جائے۔ برطانیہ کی اس نئی پالیسی کی بناء پر عورتیں ٹارنیڈو ز فینٹم اور جیگوار جٹس اڑانے کی تربیت حاصل کر سکیں گی۔

حسین محمد ارشاد

حراست کے عرصہ میں توسیع

بنگلہ دیش کے سابق صدر حسین محمد ارشاد کو ہائی کورٹ کی ایک ریویو کمیٹی نے مزید دو ماہ کے لیے حراست میں رکھنے کے احکام جاری کئے ہیں۔ حراست کے عرصے میں اضافے کی وجہ انہوں نے یہ بتائی ہے کہ انصاف حاصل کرنے کے لیے یہ ضروری ہے کہ سابق صدر ارشاد کو حراست میں رکھا جائے۔ اس فیصلے سے پہلے سابق صدر کو کمیٹی کے سامنے پیش کیا گیا تھا۔ اور ان کا بیان سننے کے بعد یہ فیصلہ کیا گیا۔ اور یہ فیصلہ تیسری بار کیا گیا ہے کہ ایک سو بیس مزید دنوں کے لیے انہیں حراست میں رکھا جائے۔ سابق صدر ارشاد کو دس سال قید سخت کی سزا سنائی جا چکی ہے۔ ان پر الزام یہ تھا کہ غیر قانونی طور پر انہوں نے اٹھ اسلحہ اپنے پاس رکھے ہوئے تھے۔ اس کے علاوہ سمگلنگ وغیرہ کے بھی کئی کیس ان کے خلاف چل رہے ہیں۔ ارشاد جو ۱۹۸۲ء میں اقتدار میں آئے تھے۔ اس سے پہلے فوج میں جرنیل تھے۔ آٹھ سال کے بعد ۱۹۹۰ء میں انہیں صدارت چھوڑنے پر مجبور کر دیا گیا۔ اس سلسلے میں خاصے ہنگامے ہوئے۔ اب انہیں ڈھاکہ سنٹرل جیل میں رکھا جا رہا ہے۔ ریویو کمیٹی نے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ اس بات کی وجوہ موجود ہیں کہ انصاف کے پیش نظر انہیں مزید حراست میں رکھا جائے۔ ان کی پارٹی جے۔ پی۔ جو اب حزب اختلاف کا حصہ ہے۔ نے ان کی گرفتاری کے خلاف اپیل دائر کی ہوئی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ان الفاظ کے قارئین تک پہنچنے سے پہلے اس کا فیصلہ ہو چکا ہو۔

ایک اخبار ڈیلی سٹار نے کہا ہے کہ اسلحہ رکھنے کے جرم کی اپیل کی توثیق نہیں ہوئی۔ اگر حراست میں رکھنے کے احکام حکومت واپس لے لے تو اس بات کا امکان ہے کہ وہ قید سے آزاد ہو جائیں گے۔ سوائے اس کے کہ وہی عدالت ان کے جرم کی توثیق کر دے۔ بنگلہ دیش میں سب سے زیادہ عرصہ حکومت کرنے والے سابق صدر ارشاد ہی ہیں۔ اگر ان کی حراست کے لیئے جو وجوہ پیش کی جا رہی ہیں وہ جائز ثابت نہ ہو سکیں تو وہ آزاد کر دیئے جائیں گے اور وہ اس وقت تک آزاد رہیں گے جب تک اسلحہ رکھنے کے جرم کی توثیق ہائی کورٹ کی طرف سے نہیں کر دی جاتی۔

مشرقی یوروپ اور منشیات

ماہرین نے متنبہ کیا ہے کہ چونکہ مشرقی یوروپ اب ساری دنیا کے لیئے ایک کھلا علاقہ بن گیا ہے۔ اور یہاں کے باشندے اپنی محرومی سے جان چھڑاتے ہوئے بہتر زندگی کے خواہاں ہیں۔ اسلیئے اس بات کا بہت زیادہ امکان ہے کہ منشیات جو مشرق سے مغرب کو جاتی ہیں۔ ان کے لئے مشرقی یوروپ ایک کھلا اور آسان راستہ بن جائے۔ مشرقی یوروپ کے لوگوں کو یہ دیکھ کر کہ منشیات میں بہت زیادہ منافع ہے اس بات کی طرف توجہ پیدا ہو رہی ہے کہ وہ بھی اسمیں حصہ لیں۔ آج تک تو یہ لوگ "محرومی" کی زندگی بسر کرتے رہے ہیں اگرچہ مشرقی یوروپ کی حکومتوں پر یہ بات واضح ہے لیکن ان کے پاس وسائل موجود نہیں ہیں جن کے ذریعے وہ منشیات کی تجارت کو روک سکیں ان ممالک کی سرحدوں پر صرف چند ایک محافظ ہوتے ہیں۔ جو تمام گاڑیوں کو چیک نہیں کر سکتے اور چونکہ تمام گاڑیاں چیک نہیں کی جا سکتیں اسی لئے اس بات کا بہت زیادہ امکان ہے کہ لوگ اپنے آپ کو خاصے محفوظ سمجھتے ہوئے منشیات کی تجارت میں زیادہ سے زیادہ حصہ لینے لگیں۔ ماہرین بلغاریہ اور رومانیہ کا نام لیتے ہیں کہ ان علاقوں میں سے منشیات آگے پہنچائی جاتی ہیں۔ انہیں اس بات کا بھی خدشہ ہے کہ یوگوسلاویہ جو پہلے منشیات کے خلاف کارروائیوں میں تعاون کرتا تھا۔ اب نہ صرف کر نہیں سکے گا بلکہ وہ منشیات کے تاجروں کے لئے ایک چھاتہ بن جائے گا۔ یوگوسلاویہ نے امریکہ کے ساتھ سالہا سال تعاون کیا ہے لیکن اب اسی تعاون کا سارا سسٹم آسمان سے زمین پر آ رہا ہے اور نہیں کہا جا سکتا کہ ان باتوں کا کیا نتیجہ نکلے گا۔

یوکرائن اور گورباچوف

انٹر فیکس نیوز ایجنسی نے گذشتہ روز بتایا کہ صدر میخائل گورباچوف نے یوکرائن ٹیلی وژن پر کہا ہے کہ وہ یونین کو اکٹھا رکھنے اور ریپبلک کو سوویٹ سے الگ نہ ہونے کے لیئے اپنی جنگ کا ابھی آغاز ہی کر رہے ہیں انہوں نے متنبہ کیا کہ اگر یوکرائن یونین سے الگ ہو گیا تو وہ لوگ جو اس کے اصل باشندے نہیں ہیں اس کے باشندوں پر ظلم کی انتہا کر دیں گے یہی بات دوسری ریپبلک ریاستوں میں بھی دیکھی گئی ہے۔ سوویٹ یونین میں یوکرائن سب سے بڑی واحد ریپبلک ہے الماسترد شدہ فیڈریشن کے بعد۔

یوکرائن نے ریفرنڈم کے ذریعے سوویٹ

باقی صـ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیّد ظہور احمد شاہ

کلّر گھاس

ہمارے ہاں بے شمار زمین سیم اور تھور زدہ ہونے کی وجہ سے بے کار پڑی ہوئی ہے۔ عموماً اس قسم کی زمینیں عام فصلوں کی کاشت کے لئے ناموزوں ہوتی ہیں۔ اسلئے ضروری ہے کہ ایسی زمینوں میں کاشت کے لئے ایسی فصلیں اگائی جائیں جو نمکیات کو برداشت کرنے کی صلاحیت رکھتی ہوں۔ کلر گھاس اسی قسم کی ایک فصل ہونے کی وجہ سے سیم اور تھور زدہ زمینوں میں آسانی سے اگائی جاسکتی ہے۔ اور کافی کامیاب ہے۔ یہ فصل مویشیوں کے چارے کے طور پر استعمال ہوسکتی ہے چاہے کھڑی فصل میں مویشی چھوڑ کر ان کو چرا لیا جائے۔ یا کاٹ کر سبز چارے کے ساتھ ملا کر کھلایا جائے۔ مویشی اسکو بہت خوش ہو کر کھاتے ہیں اور اس میں نمکیات کی کافی مقدار ہونے کی وجہ سے مویشی کی صحت پر بھی بہت اچھا اثر پڑتا ہے۔ یہ گھاس نہ صرف سیم اور تھور زدہ زمینوں میں اگتا ہے بلکہ مزید آسانی یہ بھی ہے کہ اس کو اگانے کے لئے بھی اور بعد میں اسکی آبپاشی کے لئے کھارا پانی استعمال ہوسکتا ہے۔ بعض ٹیوب ویلوں کا پانی کھارا ہوتا ہے۔ اس کا بہترین استعمال بھی اس گھاس کی آبپاشی سے ہوسکتا ہے۔ کلر گھاس کی جڑوں سے زمین کے مسام کھل جاتے ہیں۔ اور اس میں پانی جذب ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ جس سے نمکیات زمین کی نچلی سطح پر چلے جاتے ہیں۔ نمکیات کے برخلاف مدافعت رکھنے والی فصلوں کے علاوہ تھور زمینوں کو جپسم ڈال کر بھی درست کیا جا سکتا ہے۔ لیکن یہ کلر گھاس سے زیادہ مہنگا طریقہ ہے جب کہ کلر گھاس نہ صرف کلر اور تھور زدہ زمینوں کی اصلاح کرتا ہے۔ بلکہ اس سے فوراً ہی آمد بھی شروع ہو جاتی ہے۔ اسلئے ایسی زمینوں کی اصلاح کے لئے کلر گھاس کو فوقیت دینی چاہیئے۔

زمین کی تیاری و طریقہ کاشت

کلر گھاس کو بیج مڈھ اور قلموں کے ذریعے کاشت کیا جاسکتا ہے۔ لیکن مڈھوں کو آسانی سے زمین میں لگایا جاسکتا ہے۔ پہلے ہل چلا کر زمین کو نرم کر لیں۔ بعد ازاں تین چار ماہ عمر کی فصل (جسکے تنے پک چکے ہوں اور پتے زردی مائل ہو چکے ہوں) کے تنوں کو ۶ انچ سے ایک فٹ لمبے ٹکڑے کاٹ لئے جائیں ان ٹکڑوں کو یکساں طور پر زمین میں بکھیر کر پانی دے دیں۔ اسکے بعد زمین پر چل کر ٹکڑوں کو پاؤں سے دبا دیں۔ آدھ کنال سے لے کر ایک کنال اراضی سے کاٹے ہوئے ٹکڑے ایک ایکڑ کی کاشت کے لئے کافی ہوتے ہیں۔

آبپاشی کلر گھاس کو عام فصلوں کی بہ نسبت زیادہ پانی درکار ہوتا ہے۔ اگر زمین میں نمکیات کم ہوں تو چاول کی طرح پانی کھڑا رکھیں وگرنہ وتر آنے پر دوبارہ پانی دیتے رہیں۔ لیکن کم پانی دینے سے بھی فصل ضائع ہرگز نہیں ہوتی بلکہ اسکی بڑھوتری قدرے کم ہو جاتی ہے۔ اسلئے آپ کو جب بھی فاضل پانی میسر ہو اس سے اسکی آبپاشی کرتے رہیں۔ پانی زیادہ دینے سے صرف یہ ہوگا کہ بڑھوتری تیز ہو گی اور زمین کی اصلاح بھی جلد ہو گی۔

پیداوار ایک اندازے کے مطابق ۳۰ سے ۴۰ ٹن ہرا چارہ فی ایکڑ ہر سال دستیاب ہوتا ہے۔ یہ چارہ یا تو کاٹ کر مویشیوں کو کھلایا جاتا ہے یا مویشیوں کو کھیت میں چرایا جاسکتا ہے۔ اسمیں مویشیوں کی ضرورت کے اہم اجزا مناسب حد تک موجود ہونے کے علاوہ عام کھانے کا نمک بھی خاصی مقدار میں پایا جاتا ہے۔ ان کو مزید نمک دینے کی ضرورت نہیں ہوتی۔

اس سلسلے میں اگر مزید معلومات کی ضرورت ہو تو ڈائریکٹر نیاب (NIAB) فیصل آباد یا اپنے محکمہ زراعت کے عملہ سے رجوع کریں۔

(ماہنامہ جدید زراعت لاہور نومبر ۹۰ء)

بقیہ: ص۵ سے آگے

یونین سے الگ ہونے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ گورباچوف نے کہا کہ اگر لوگوں کو تکلیف پہنچی تو میں حکام کے سروں پر سے ہوتا ہوا، عوام الناس سے اپیل کروں گا۔ میں نے تو ابھی اپنی جنگ شروع ہی کی ہے۔ سوویٹ یونین کے صدر چاہتے ہیں کہ ایک نئی قسم کی سوویٹ یونین تشکیل دی جائے لیکن تجزیہ نگاروں کا خیال ہے کہ وہ اس میں کامیاب نہیں ہوں گے۔

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

آپ کا خط ملا

مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب لکھتے ہیں:۔

میں علی الصبح ابھی اپنے کمرہ میں بلکہ بستر پر ہی ہوتا ہوں کہ الفضل آجاتا ہے۔ اللہ کے فضل سے۔ اور میں اسے دیکھ لیتا ہوں۔ میں اکثر سوچا کرتا ہوں کہ دنیا میں کون کون سی چیزیں ہیں۔ افراد۔ ادارے اور اخبارات۔ جن سے مجھے محبت ہے اور ان کو دیکھنے اور ملنے کی دل میں خواہش موجود رہتی ہے۔

میرا دل کہتا ہے کہ حضرت امام جماعت (اللہ تعالیٰ اُن کو صحت و سلامتی سے رکھے) کے بعد "الفضل" پڑھنے کا شوق۔ چنانچہ میں اپنی اس شدید خواہش کو صبح صبح ہی پورا کر لیتا ہوں۔

آج ۹ دسمبر کا اخبار ملا تو اس میں ایک مضمون۔ محترم خان بشیر احمد رفیق کا بھی تھا۔ آپ کے لئے لکھنے والوں میں جن علماء اور دانشوروں کے طرزِ تحریر ذہانت۔ علم۔ معلومات عامہ اور سلسلہ کی تاریخ سے کما حقہ، واقف دوستوں کے مضامین کو میں غور سے پڑھتا ہوں۔ ان میں خان رفیق خان صاحب سرفہرست ہیں۔ ان کی قلم میں ادبیت اور مزاح کا رنگ نمایاں ہوتا ہے۔ اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ۔ (یہ دعا میں ان کا پرانا استاد ہونے کے رشتہ سے دے رہا ہوں)۔ ان کا آج کا شیخ محمد عبداللہ صاحب کشمیری لیڈر پر نوٹ پڑھ کر جو محترم رفیق خان صاحب نے ان سے ملاقات کے متعلق لکھا ہے۔ مجھے یہ بات یاد آئی کہ جب ۱۹۶۲ء میں ہمارے رفیق خان صاحب انہیں انگلستان میں ملے اور ان کے زورِ تکلم سے متاثر ہوئے۔ اس وقت تو شیخ محمد عبداللہ صاحب اپنی تقریر کو علامہ اقبال اور دیگر مشاہیر کے کلام سے مرصّع کر لیا کرتے تھے۔

لیکن میں نے جب ۱۹۳۱ء میں شیخ محمد عبداللہ صاحب کو دیکھا اور سنا تو وہ اس وقت میری طرح پچیس چھبیس سال کے نوجوان تھے اور انہوں نے تقریر کے میدان میں ابھی قدم رکھا ہی تھا۔ مجھے محترم خان صاحب کی اس رائے سے بھی مکمل اتفاق ہے کہ شیخ صاحب کی طبیعت میں قدردانی کا جذبہ موجود تھا اور وہ احسان کا بدلہ احسان سے دینے اور اظہار تشکّر کرنے کی صفت سے بھی متصف تھے۔ ۱۹۳۱ء میں جب ہمارے امام دوم حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب (اللہ تعالیٰ ان سے راضی رہے) علامہ اقبال، خواجہ حسن نظامی صاحب اور متعدد دیگر مسلمان مذہبی اور سیاسی لیڈروں کے زور دینے پر آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے صدر منتخب ہوئے۔ اور آپ نے کشمیری عوام کی بہبودی اور کشمیر کے حالات کو بہتر بنانے اور کشمیریوں پر ڈھائے جانے والے مظالم کے خلاف آواز بلند کی۔ اور ہندوستان کے علاوہ انگلستان میں بھی ان اصلاحی اقدام کا چرچا ہونے لگا۔ تو شیخ محمد عبداللہ صاحب مسلمانانِ پنجاب کا شکریہ ادا کرنے کے لئے لاہور تشریف لائے اور قادیان میں صدر آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی خدمت میں بھی حاضر ہوئے۔ آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے جنرل سکرٹری مولانا عبدالرحیم صاحب دردؔ ایم۔ اے صدر محترم کی طرف سے ان کی مہمان نوازی پر مامور تھے۔ میں ان دنوں سوشل اور علمی اداروں کا سیکرٹری تھا۔ میرے ہی اہتمام میں ہونے والی تقریب میں شیخ محمد عبداللہ صاحب محترم دردؔ صاحب کی معیّت میں ہال میں تقریر کرنے کے لئے تشریف لائے تھے۔

بقیہ: ص۱ سے آگے

پر تکیہ کرے۔ اگر کوئی آدمی ایسا نہیں کرتا تو شیطان اس کے ارادوں کو ناکام بنا دیتا ہے۔

پس عزم کے عملی پہلوؤں میں ایک تو کوئی کمزوری نہیں آنی چاہیئے۔ یعنی نہ سنجیدگی سے کام کرنے کے لحاظ سے کمزوری پیدا ہو اور نہ پوری طاقت کے استعمال میں کمزوری پیدا ہو۔ کیونکہ "ادھی پچدھی" طاقت خرچ کر دینے سے کوئی کام پورا نہیں ہو سکتا۔ دوسرے یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ ہم اپنی قوتِ بازو سے اپنے ارادوں کو کامیاب بنا دیں گے۔ ہمارے ارادے خواہ کتنے ہی اچھے کیوں نہ ہوں۔ ہماری نیّتیں خواہ کتنی ہی نیک کیوں نہ ہوں۔ اگر اس ارادے یا نیّت نے اللہ تعالیٰ کے دامن کو نہیں تھاما اور اسے مضبوطی کے ساتھ نہیں پکڑا تو پھر کامیابی ممکن نہیں"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۱ اپریل ۱۹۷۲ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر ۲۸۲۵۰ میں بشارت احمد صابر ولد محمد انور صاحب قوم ڈوگر پیشہ ملازمت عمر ۴۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲/۱ دار النصر غربی ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۱-۱۰-۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) مکان نمبر ۲/۱۰ دار النصر غربی ربوہ مالیتی ۳۰۰۰۰۰/- مع مکان سے ملحقہ چار دوکانیں (۲) نقد ۱/۲ ۱ لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۱۱۴۵/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں اور مبلغ ۷۰۰/- روپے ماہوار آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ بشارت احمد صابر ۲/۱ دار النصر غربی ربوہ گواہ شد نمبر ۱۔ سردار مقبول احمد ذبیح وصیت نمبر ۱۲۱۷۹۔ گواہ شد نمبر ۲۔ فیروز الدین وصیت نمبر ۹۰۷۲۔

مسل نمبر ۲۸۲۵۷ میں شہناز مجید بنت مجید احمد صاحب قوم دریا پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۳۷ جنوبی ضلع سرگودہا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۱-۹-۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی انگوٹھی وزنی ۴ ماشہ مالیتی ۱۳۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ شہناز مجید بنت مجید احمد صاحب چک ۳۷ جنوبی ۵.P خاص ضلع سرگودہا۔ گواہ شد نمبر ۱۔ احمد عرفان مربی سلسلہ وصیت نمبر ۲۵۶۹۰۔ گواہ شد نمبر ۲۔ محمد علی باجوہ وصیت نمبر ۱۰۲۷۲۔

مسل نمبر ۲۸۲۵۸ میں منظور احمد ولد محمد عبد اللہ صاحب قوم رندھاوا پیشہ زمیندارہ عمر ۴۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۷۸ ج ب ۵.P خاص ضلع سرگودہا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۱-۱۰-۱۶ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زرعی زمین ۹ ایکڑ مالیتی ۳۱۵۰۰۰/- روپے اس وقت مجھے مبلغ ۹۰۰۰/- روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ منظور احمد قوم رندھاوا چک نمبر ۷۸ ج ب ۵.P خاص ضلع سرگودہا۔ گواہ شد نمبر ۱۔ وسیم احمد پسر موصی۔ گواہ شد نمبر ۲۔ احسان اللہ ولد سردار رحیمہ چک نمبر ۸۵ ج ب ضلع سرگودہا۔

مسل نمبر ۲۸۲۵۹ میں سیداں بی بی زوجہ محمد یعقوب قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال بیعت ۱۹۵۵ء ساکن سید والا ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۱-۷-۱۹ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) زیورات طلائی دس تولہ مالیتی ۳۷۵۰۰/- روپے۔ (۲) حق مہر وصول شدہ ۵۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۳۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ سیداں بی بی زوجہ محمد یعقوب بھٹی زرگر محلہ شیخاں گلی نمبر ۲ سید والا ضلع شیخوپورہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ محمد ارشد پسر موصیہ۔ گواہ شد نمبر ۲۔ میاں منظور احمد خالد وصیت نمبر ۲۵۴۶۰

مسل نمبر ۲۸۲۶۰ میں عطیۃ المنان بنت شیخ خورشید احمد صاحب قوم شیخ پیشہ طالب علم عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۷ سرفراز کالونی فیصل آباد۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹۹۰-۸-۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ عطیۃ المنان بنت شیخ خورشید احمد صاحب ۱۷ سرفراز کالونی مقبول روڈ فیصل آباد گواہ شد نمبر ۱۔ شیخ خورشید احمد وصیت نمبر ۱۷۶۵۶۔ گواہ شد نمبر ۲۔ حافظ محمد اکرم حفیظ وصیت نمبر ۲۷۰۰۲۔

مسل نمبر ۲۸۲۶۱ میں سرور سلطانہ زوجہ شیخ عزیز احمد صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فیصل آباد۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۰-۷-۱۶ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) طلائی زیورات وزنی ۱/۲ ۱ تولہ مالیتی ۱۳۵۰۰/- روپے۔ (۲) حق مہر وصول شدہ ۱۰۰۰/- روپے اس وقت مجھے ۱۰۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ سرور سلطانہ زوجہ شیخ عزیز احمد معرفت ظہیر پلاسٹک کمپنی گول منشی محلہ فیصل آباد۔ گواہ شد نمبر ۱۔ شیخ خورشید احمد وصیت نمبر ۱۷۶۵۶ پسر موصیہ گواہ شد نمبر ۲۔ حافظ محمد اکرم حفیظ وصیت نمبر ۲۷۰۰۲۔

مسل نمبر ۲۸۲۶۲ میں ضیاء القمر ولد عبد الرحمٰن قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فیصل آباد۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۱-۶-۱۶ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ

باقی ص ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ملکی خبریں

○ سردار شوکت حیات نے حتمی فیصلے کے لئے فتح جنگ میں قومی جرگہ طلب کر لیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ۲۰۔ دسمبر کو زمین پر بیٹھ کر فیصلہ کریں گے اور جب تک انتقام نہیں لے لیں گے کرسیوں پر نہیں بیٹھیں گے۔ کھٹڑ قبیلے کے سرکردہ افراد نے اعلان کیا کہ ہم گولی مارنے اور کھانے کے لئے تیار ہیں۔ ہم گلی گلی لڑیں گے اور اس بے عزتی کا بدلہ لینے کے لئے ہمارا بچہ بچہ کٹ مرے گا۔

○ ڈبل روٹی بنانے والوں کی ایسوسی ایشن کے چیئرمین نے اعلان کیا ہے کہ جب تک فوری سماعت کی عدالتوں کو ختم نہیں کیا جاتا وہ ہڑتال جاری رکھیں گے۔ انہوں نے کہا کہ میدہ فراہم کرنے والے بناسپتی گھی بنانے والے لوگ کسی قسم کی وارنٹی دینے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہمیں اصل خدشہ قانون سے نہیں بلکہ قانون نافذ کرنے والوں سے ہے۔

○ خانہ دار خواتین کی انجمن کی صدر نے کہا ہے کہ مہنگے داموں زہر بیچنے والے ملاوٹ کے خلاف مہم پر شور مچا رہے ہیں۔ اب حکومت کو پیچھے نہیں ہٹنا چاہئے دودھ، آٹا اور دوسری چیزیں ہمیں نہ ملیں ملاوٹ کا خاتمہ ضروری ہے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب کی اس یقین دہانی پر کہ ملاوٹ کے خلاف مہم میں کسی بے گناہ کے خلاف کارروائی نہیں ہو گی، پنجاب میں فلور ملوں کی ہڑتال غیر مشروط طور پر ختم کر دی گئی ہے۔

○ انجمن تاجران اکبری منڈی کے عہدیداران نے کہا ہے کہ حکومت کی ملاوٹ کے خلاف مہم سے ملاوٹ ہرگز ختم نہیں ہو گی صرف رشوت بڑھ جائے گی۔ انہوں نے کہا حکومت مینوفیکچروں کو کیوں نہیں پکڑتی حکومت کو چاہئے کہ ملاوٹ کے مرتکب فیکٹری مالکان اور مینوفیکچروں کو پکڑیں اور سزائیں دیں۔

○ پاکستان وناسپتی مینوفیکچرز ایسوسی ایشن نے مطالبہ کیا ہے کہ ملاوٹ کے خلاف مہم میں ان کی ایسوسی ایشن کو نمائندگی دی جائے۔ انہوں نے کہا کہ بناسپتی گھی میں ملاوٹ بہت بڑا کاروبار بن چکا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ پام آئل کی درآمد میں جو بدعنوانیاں ہیں۔ ان کا فوری سدباب کیا جائے۔ اور غلط قسم کا خوردنی تیل درآمد کرنے والوں کو پکڑا جائے جو کہ سارے مسئلہ کی اصل جڑ ہیں۔

○ پی۔ ڈی۔ اے اور اے۔ پی۔ سی نے ۱۹۔ دسمبر کو لاہور میں احتجاجی مظاہروں اور جلوس نکالنے کا فیصلہ کیا ہے۔

وفاقی حکومت نے حج پالیسی کی منظوری دے دی ہے۔ وفاقی وزیر مذہبی امور ایک کانفرنس میں تفصیلات کا اعلان کریں گے۔

○ پی۔ ڈی۔ اے کے نمائندے نے بتایا ہے کہ انہوں نے فیصلہ کیا ہے کہ اگر ان کے کسی ایک رکن کو بھی نااہل قرار دیا گیا تو پی۔ ڈی۔ اے کے تمام ارکان صوبائی و قومی اسمبلی مستعفی ہو جائیں گے۔ انہوں نے الزام عائد کیا کہ حکومت بینظیر بھٹو، افتخار گیلانی، مرزا ناصر بیگ، طارق رحیم، ممتاز بھابھہ، فیصل صالح حیات، اور اعتزاز احسن کو نااہل قرار دینے کے منصوبے بنا رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ حکمران نہ اداروں پر یقین رکھتے ہیں نہ اپنی عدلیہ کا احترام ہے۔

○ پاکستان جمہوری پارٹی کے صدر نواب زادہ نصر اللہ خان نے کہا ہے کہ موجودہ حکومت غیر نمائندہ ہے قومی معیشت تباہ ہو کر رہ گئی ہے۔ اور صدر نے اپنے منصب پر رشتہ داری کو فوقیت دی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم صدر اور وزیر اعظم کے مستعفی ہونے تک مہم چلاتے رہیں گے۔

○ وزیر اعظم کے حکم پر ۱۶ دسمبر سے ملک بھر میں ملاوٹ کے خلاف مہم کے نتیجے میں گوالوں نے ہڑتال کر دی ہے جس سے شہری اور دیہی علاقوں میں دودھ کی سپلائی بند ہو گئی ہے۔ اسی طرح ڈبل روٹی کی فراہمی بھی معطل ہو کر رہ گئی ہے۔ احتجاجی ہڑتالیں شروع ہو گئی ہیں۔

غیر ملکی خبریں

○ نائیجیریا میں ریاستی گورنروں کے انتخابات پُر امن ماحول میں منعقد ہوئے ہیں۔ خیال ہے کہ اگلے سال سول حکومت قائم ہو جائے گی۔

○ یوگوسلاویہ میں سردی بڑھ جانے کی وجہ سے لڑائی کی شدت میں کمی آگئی ہے۔

○ سوویت یونین نے کابل حکومت کے لئے اپنی امداد مکمل طور پر بند کر دی ہے اور کابل حکومت نے بھی سوویت یونین کے لئے قدرتی گیس کی سپلائی روک دی ہے۔

○ البانیہ کے صدر نے ایک نئی حکومت تشکیل دی ہے جو آئندہ انتخابات تک ملک کا نظم و نسق چلائے گی۔ سابق وزیر خوراک کو وزیر اعظم نامزد کیا گیا۔

○ سوویت صدر گورباچوف نے امریکی وزیر خارجہ کے اس بیان پر سخت نکتہ چینی کی ہے جس میں انہوں نے کہا تھا کہ سوویت یونین کا وجود ختم ہو گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ابھی تبدیلی کا عمل جاری ہے اور ہم حالات کا رخ دیکھ رہے ہیں۔

○ چینی وزیر اعظم کے دورہ بھارت کے موقع پر مظاہرہ کرنے پر تبت کے جن باشندوں کو گرفتار کیا گیا تھا ان میں ۱۰۰ مظاہرین کو سپریم کورٹ کے حکم پر رہا کر دیا گیا ہے۔

○ چھ ملکوں پر مشتمل خلیجی تعاون کونسل کا اجلاس ۲۳۔ دسمبر سے کویت میں شروع ہو رہا ہے۔

بقیہ ص۷ سے آگے

پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ ۔/۲۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ ضیاء القمر C-۵۴ گلستان کالونی نمبر ۱ فیصل آباد۔ گواہ شد نمبر ۱۔ کرامت علی بجہ وصیت نمبر ۲۷۰۰۳۔ گواہ شد نمبر ۲۔ حافظ محمد اکرم حنیف وصیت نمبر ۲۷۰۰۲۔

اقبال اور احمدیت
جناب جسٹس ڈاکٹر جاوید اقبال کی کتاب "زندہ رود" پر تبصرہ از شیخ عبدالماجد
قیمت ۔/۱۲۵ روپے بذریعہ ڈاک ۔/۱۴۰ صفحات ۵۵۲
المحمود فوٹو سٹیٹ رنگیل چوک نزد مسلم کمرشل بنک لاہور

ارضِ ربوہ میں اپنی طرز کی واحد دوکان
فائن بیڈنگ سٹور
صوفہ کلاتھ۔ پردہ کلاتھ۔ گدا کلاتھ
بیڈ شیٹ۔ چادریں۔ دریاں
کھیس۔ جائے نماز۔ چٹائی تائلون
لحاف پولیسٹر وغیرہ کیلئے تشریف
لا کر خدمت کا موقع دیں
ہمارا اصول بفضلہ تعالیٰ
بہتر خدمت۔ کم منافع
واقع شاہد مارکیٹ۔ اقصیٰ روڈ ربوہ
محتاجِ دعا: احقر کلیم اے خان۔ ساکن مبارک منزل ۶/۲ دارالعلوم غربی الف ربوہ ۱/۲ رہے گا

جرمن ہومیو پیتھک ادویات
مدر ٹنکچرز۔ پوٹینسیاں اور بایو کیمک کی تمام ادویات کے علاوہ
خالی شیشیاں، اور ہر قسم کی گولیاں بھی دستیاب ہیں۔ شوگر آف ملک اور پاکستانی ادویات بھی دستیاب ہیں
کیور ٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی (رجسٹرڈ) ربوہ فون ۷۷۱، ۶۰۶

پتہ